اردو زبان کے راستے میں اصل رکاوٹ صرف یہ ہے کہ ہمارے حکمرانوں کا بالائی طبقہ چونکہ خود انگریزی ماحول میں پلا ہوا ہے اور اردو لکھنے بولنے پر قادر نہیں ہے، اس لیے وہ چاہتا ہے کہ اس کے جیتے جی ساری قوم پر انگریزی زبان مسلط رہے۔ پھر یہ لوگ اپنی اولاد کو بھی انگریزیت ہی کے ماحول میں پرورش کر رہے ہیں، اور اس بات کا انتظام کر رہے ہیں کہ حکومت کی باگ ڈور آئندہ انہی کی نسل کے قبضے میں رہے۔ اس لیے ۱۹۷۲ء میں بھی اس امر کی کوئی امید نہیں کی جا سکتی کہ اردو زبان کو یہاں کی سرکاری اور تعلیمی زبان بنانے کا فیصلہ ہو جائے گا۔ کمیشن کی تجویز صرف طفل تسلی کے لیے ہے تاکہ وقت ٹالا جائے اور مطالبہ کرنے والوں کو فی الحال کم از کم دس سال کے لیے چپ کرا دیا جائے۔ ہماری مصیبتوں کا کوئی حل اس کے سوا نہیں ہے کہ ان دیسی انگریزوں سے کسی نہ کسی طرح پیچھا چھڑایا جائے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ انگریز خود تو چلا گیا ہے مگر اس کا بھوت ہمیں چمٹ کر رہ گیا ہے۔

حضرت مسیحؑ کی بن باپ کے پیدائش

سوال۔ لوگوں کا ایک طبقہ ایسا ہے جو یہ ماننے کے لیے تیار نہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بغیر باپ کے پیدا ہوئے تھے۔ ان کا طریق استدلال یہ ہے کہ جب فرشتے نے حضرت مریمؑ کو خوشخبری سنائی کہ ایک پاکیزہ لڑکا تیرے بطن سے پیدا ہوگا تو انہوں نے جواب دیا کہ میری تو ابھی شادی بھی نہیں ہوئی اور نہ میں بدکار ہوں۔ جب خدا کی طرف سے یہ آیت نازل ہوئی اگر اس وقت حضرت مریم کو کنواری مان لیا جائے اور بعد میں یوسف نجار سے ان کی شادی ہو گئی ہو اور اس شادی کے بعد حضرت مسیحؑ کی پیدائش ہو تو کیا خدائی وعدہ سچا ثابت نہیں ہوگا؟

ان کا دوسرا استدلال یہ ہے کہ خدا اپنی سنت نہیں بدلتا اور اس کے لیے وہ

---

* نے لکھا ہے اور جس میں اردو زبان کی ترویج پر بہت زور دیا گیا ہے۔ (ترجمان)

قرآن کی ایک آیت پیش کرتے ہیں "وَلَن تَجِدَ لِسُنَّةِ اللَّهِ تَبْدِيلًا" وہ کہتے ہیں کہ لڑکے کی پیدائش ایک عورت اور ایک مرد کے ملاپ کا نتیجہ ہے کیونکہ ازل سے یہ سنۃ اللہ ہے اور یہ اب تک قائم ہے۔

براہ کرم واضح کریں کہ یہ استدلال کہاں تک درست ہے، اگر وقت کی کمی کے باعث طویل جواب لکھنا آپ مناسب نہ سمجھیں تو کتابوں کا حوالہ ہی ہمارے لیے کافی ہوگا۔

جواب - میں نے اپنی تفسیر تفہیم القرآن میں سورۂ آل عمران اور سورۂ مریم کی تفسیر کرتے ہوئے بالتفصیل کے ساتھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بے باپ پیدا ہونے کے دلائل دیئے ہیں۔ ان کو ملاحظہ فرما لیجیے۔ اس کے بعد آپ کو اندازہ ہو جائے گا کہ حضرت مسیح کی معجزانہ ولادت کے منکرین کا استدلال کہاں تک درست ہے۔

یہ کہنا کہ اللہ اپنی سنت نہیں بدلتا، اپنی جگہ صحیح ہے۔ مگر اللہ کی سنت کیا ہے اور کیا نہیں ہے اس کا فیصلہ کرنے والے ہم نہیں بلکہ اللہ خود ہی ہے۔ جس چیز کو خدا نے خود اپنی سنت کہا ہو اس کے خلاف تو کچھ نہیں ہو سکتا۔ مگر جسے ہم اس کی سنت قرار دے لیں اس کے خلاف بہت کچھ ہو سکتا ہے۔ کیونکہ اللہ نے اس کی پابندی کا کوئی ذمہ نہیں لیا ہے۔ آخر اللہ نے یہ کب کہا ہے کہ مرد کے بغیر عورت کے ہاں بچہ پیدا ہونا میری سنت کے خلاف ہے، یا میری سنت یہ ہے کہ عورت کے ہاں صرف مرد کے ملاپ ہی سے بچہ پیدا ہو سکتا ہے۔ بنی نوع انسان کے اوّلین فرد اور اس کے جوڑے کی پیدائش آخر کس مرد اور عورت کے ملاپ کا نتیجہ تھی؟ اللہ نے خود فرمایا ہے کہ ہم نے حضرت آدم کو مٹی سے پیدا کیا اور ان کے جوڑے کو اُن سے پیدا کیا۔ اگر اس جوڑے کی پیدائش سنت اللہ کے خلاف نہیں تو حضرت مسیح کی بغیر والد کے پیدائش کیوں سنت اللہ کے خلاف ہے؟ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے خود بھی مسیح علیہ السلام کی پیدائش کو آدم علیہ السلام کی پیدائش سے تشبیہ دی ہے۔ اِنَّ مَثَلَ عِيسَىٰ كَمَثَلِ آدَمَ، خَلَقَهُ مِن تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهُ كُن فَيَكُونُ - (آل عمران: آیت ۵۹) "درحقیقت عیسیٰ کی مثال اللہ کے نزدیک آدم جیسی ہے جسے اللہ نے مٹی سے بنایا، پھر فرمایا کہ ہو جا اور بس وہ ہو گیا"۔